106586 ـ آيت كريمہ: { وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ } كا مفہوم

سوال

فرمانِ بارى تعالى: وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ترجمہ: اور تم اپنے سروں كو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانى اپنى جگہ پر نہ پہنچ جائے۔[البقرة: 196] كيا يہ آيت قربانى كے بال منڈوانے سے پہلے ہونے كى صريح دليل نہيں ہے؟ اگر نہيں ہے تو پھر اس آيت كا كيا معنى ہے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

"فرمانِ بارى تعالى: وَلَا تَحْلِقُوا رُءُوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ ترجمہ: اور تم اپنے سروں كو اس وقت تک نہ منڈواؤ جب تک قربانى اپنى جگہ پر نہ پہنچ جائے۔[البقرة: 196] كا مطلب يہ ہے كہ جب تک تم قربانى ذبح نہ كر لو تو اس وقت تک اپنے بال نہ منڈواؤ، اس آيت كا يہى مفہوم ہے؛ ليكن حديث مباركہ ميں ہے كہ قربانى سے قبل بال منڈوانے ميں بھى كوئى حرج نہيں ہے، تو چونكہ حديث مباركہ ميں اس كا ذكر آ گيا ہے اس ليے يہ اللہ تعالى كى طرف سے آسانى اور تخفيف ہے۔ يا پھر اس آيت كى تفسير ميں يہ بھى كہا جا سكتا ہے كہ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ كا يہ مطلب ہے كہ قربانى كا وقت ہونے تک تم سر كے بال مت منڈواؤ، يعنى يہاں حقيقى طور پر قربانى قربان كرنا مراد نہيں بلكہ اس كا وقت ہو جانا مراد ہے۔ تو اس صورت ميں حديث اور آيت كے درميان كوئى تعارض باقى نہيں رہے گا۔
لہذا اس آيت كے دو مفہوم ہيں:
پہلا مفہوم: آيت كريمہ ميں قربانى كرنا مقصود نہيں بلكہ قربانى كا وقت ہو جانا مقصود ہے۔
دوسرا مفہوم: آيت كريمہ ميں قربانى كرنا مقصود ہے، ليكن حديث كى وجہ سے بال منڈوانے كا عمل قربانى كرنے سے قبل كيا جا سكتا ہے۔ " ختم شد

مجموع فتاوى ابن عثيمين" (23/162)